مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ

عبدالرشید عراقی

مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی مرحوم و مغفور کا شمار ان جلیل القدر علمائے اہلحدیث میں ہوتا ہے جو اپنے علم و فضل کے اعتبار سے منفرد حیثیت کے حامل تھے۔ مولانا سیالکوٹی بیک وقت ایک مفتی بھی تھے اور محدث بھی، مورخ بھی تھے اور محقق تھے، مناظر بھی تھے اور خطیب بھی، معلم بھی تھے اور متکلم بھی، مصنف بھی تھے اور صحافی بھی، ادیب بھی تھے اور نقاد بھی، دانشور بھی تھے اور مبصر بھی، اور اس کے ساتھ ساتھ بڑے عابد، زاہد مرتاض، عبادت گزار اور صاحب کمال بزرگ تھے۔

مولانا محمد ابراہیم میر ۱۸۷۴ء میں میانہ پورہ سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ ۱۸۹۵ء میں مشن ہائی سکول سے میٹرک کیا۔ دینی تعلیم کا آغاز گھر سے کیا تھا۔ بعد ازاں مولانا ابوعبداللہ عبیداللہ غلام حسن سیالکوٹی سے دینی تعلیم حاصل کرتے رہے۔ میٹرک کے بعد مرے کالج سیالکوٹ میں داخل ہوئے۔ علامہ اقبال آپ کے ہم جماعت تھے دونوں نے مولانا میر حسن سے خوب استفادہ کیا

مولانا محمد ابراہیم شروع ہی سے مسلم لیگ سے وابستہ تھے اور تحریک پاکستان کے سلسلہ میں آپ نے جو گرانقدر خدمات انجام دیں اس کی مثال نہیں ملتی۔ ۱۹۳۰ء کے اجلاس مسلم لیگ الہ آباد جو علامہ اقبال کی صدارت میں منعقد ہوا تھا آپ نے شرکت کی۔ اور ۱۹۴۰ء کے اجلاس مسلم لیگ منعقدہ لاہور جس میں قرارداد پاکستان پاس ہوئی تھی آپ شریک ہوئے۔

مولانا محمد ابراہیم میر کا شمار ان علماء کے گروہ سے تھا جو دو قومی نظریہ کے حامی تھے اور آپ نے دو قومی نظریہ کی پرزور حمایت کی۔ اور اس سلسلہ میں برصغیر کے بڑے بڑے شہروں میں جلسوں میں دو قومی نظریہ کی حمایت میں تقریریں کیں۔

جب جمعیۃ........ نے قیام پاکستان کی مخالفت کی اور دو قومی نظریہ کی بجائے متحدہ قومیت کا نعرہ لگایا تو مولانا سیالکوٹی نے مولانا شبیر احمد عثمانی کے ساتھ مل کر ایک علیحدہ جماعت ''جمعیۃ علمائے اسلام'' بنائی۔ اور اس جماعت میں وہ علماء کرام شامل ہوئے جو دو قومی نظریہ کے حامی تھے۔

جمعیۃ علمائے اسلام کا ایک اجلاس اکتوبر ۱۹۴۵ء کو کلکتہ میں ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت مولانا سیالکوٹی نے کی۔ مولانا عثمانی جو .....اجلاس تھے۔ ناسازی طبع کی بنا پر شریک اجلاس نہ ہو سکے۔

مولانا سیالکوٹی نے تمدن ومعاشرت اسلامیہ کے عنوان سے خطبہ صدارت ارشاد فرمایا جس میں آپ نے کتاب وسنت کی روشنی میں آزاد و خود مختار مملکت کے قیام کیلئے پاکستان کو اسلامیان ہند کی معاشی اقتصادی، معاشرتی و دینی اور ملی ضرورت قرار دیا۔ یہ خطبہ روزنامہ ''عصر جدید'' کلکتہ نومبر ۴۵ء میں شائع ہوا۔ اس کے بعد پنجاب مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن نے کتابی صورت میں شائع کر کے مفت تقسیم کیا۔

مولانا ابوالقاسم سیف بنارسی ایک جلیل القدر اہلحدیث عالم تھے اور مولانا سیالکوٹی کے خاص دوست اور رفیق تھے۔ لیکن ان کا سیاسی تعلق آل انڈیا کانگرس سے تھا انہوں نے اپنے ایک مضمون میں دو قومی نظریہ کی مخالفت کی۔ مولانا سیالکوٹی نے اپنے دوست کے مضمون کے جواب میں ایک مضمون لکھا جسمیں دلائل سے مولانا ابو القاسم بنارسی کے اعتراضات کا رد کیا۔ اور ثابت کیا کہ اہل اسلام کی قومیت کی بنیاد دین اسلام ہے۔

مولانا سیالکوٹی مرحوم ومغفور نے تحریک پاکستان کی حمایت میں کئی ایک مضامین روزنامہ ''نوائے وقت'' لاہور میں لکھے۔ جو بعد میں ''پیغام ملت اور تائید مسلم لیگ'' کے نام سے کتابی صورت میں شائع ہوئے

۱۹۴۶ء ....میں آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کا سالانہ اجلاس مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی کی صدارت میں منعقد ہوا اس اجلاس میں مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ نے مسلم لیگ سے تعاون اور اتفاق واتحاد کا اظہار کیا اور مولانا سیالکوٹی نے اس تجویز سے اتفاق کیا۔ اس طرح مسلم لیگ کو برصغیر کے کونے کونے میں کارکن میسر آئے۔ مولانا سیالکوٹی کی

تحریک پاکستان کے صلہ میں جو خدمات ہیں ان کی مثال ملنی مشکل ہے۔ آپ نے تحریر وتقریر کے ذریعہ تحریک پاکستان کی بھرپور حمایت کی۔

مولانا محمد ابراہیم میر ۱۸۷۴ء میں میانہ پورہ سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ ۱۸۹۵ء میں مشن ہائی سکول سے میٹرک کیا۔ دینی تعلیم کا آغاز گھر سے کیا تھا۔ بعد ازاں مولانا ابو عبداللہ عبیداللہ غلام حسن سیالکوٹی سے دینی تعلیم حاصل کرتے رہے۔ میٹرک کے بعد مرے کالج سیالکوٹ میں داخل ہوئے۔ علامہ اقبال آپ کے ہم جماعت تھے دونوں نے مولانا میر حسن سے خوب استفادہ کیا۔

مولانا سیالکوٹی کے والد سیٹھ قادر بخش کے استاد جناب مولانا حافظ عبدالمنان محدث وزیر آبادی سے دوستانہ تعلقات تھے۔ استاد پنجاب گاہے بگاہے سیٹھ قادر بخش سے ملنے سیالکوٹ تشریف لے جایا کرتے تھے۔ ایک ملاقات میں استاد پنجاب نے سیٹھ قادر بخش سے کہا کہ ابراہیم کو میرے پاس وزیر آباد بھیج دو۔ ہم اس کو دینی تعلیم دینا چاہتے ہیں۔ چنانچہ سیٹھ قادر بخش نے مولانا محمد ابراہیم کو وزیر آباد بھیج دیا یہ ۱۸۹۶ء کا واقعہ ہے۔

چنانچہ مولانا محمد ابراہیم نے دینی علوم کی تکمیل استاد پنجاب سے کی۔ اور وزیر آباد میں تکمیل تعلیم کے بعد آپ عازم دہلی ہوئے۔ اور شیخ الکل حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلویؒ سے حدیث تفسیر اور فقہ کی تحصیل کی۔

دہلی میں تکمیل تعلیم کے بعد واپس اپنے وطن سیالکوٹ تشریف لائے۔ اور ایک دینی مدرسہ کی بنیاد رکھی اور درس وتدریس کا سلسلہ شروع کیا۔ اور اس کے ساتھ ایک رسالہ ''الہادی'' کے نام سے جاری کیا۔ لیکن درس وتدریس کا سلسلہ مولانا سیالکوٹی کی مصروفیات کی وجہ سے کئی دفعہ بند ہوا اور کئی دفعہ جاری ہوا۔ اسی طرح رسالہ 'الہادی' بھی کچھ عرصہ بند ہو گیا۔

مولانا سیالکوٹی ایک بلند پایہ مناظر اور خطیب تھے۔ آپ نے آریہ سماج، قادیانیوں، منکرین حدیث، شیعوں اور مقلدین احناف (دیوبندی و بریلوی) سے کئی مناظرے کئے۔

جماعت اہلحدیث کو منظم اور فعال بنانے میں مولانا سیالکوٹی کی خدمات قدر کے قابل ہیں۔

۱۹۰۶ء میں آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس قائم ہوئی۔ جس کے صدر مولانا حافظ عبداللہ غازی پوری اور ناظم اعلیٰ مولانا ثناءاللہ امرتسری منتخب ہوئے۔ کانفرنس کے تعارف کیلئے تین علمائے کرام کی ایک کمیٹی بنائی گئی۔ جس نے پورے برصغیر کا دورہ کر کے کانفرنس کو متعارف کرایا۔ کمیٹی کے ارکان یہ تھے۔

مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی

مولانا ثناءاللہ امرتسری

اور مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی

مولانا سیالکوٹی جہاں ایک کامیاب مناظر اور مبلغ تھے وہاں آپ ایک بہت بڑے مصنف بھی تھے۔ آپ نے مختلف موضوعات پر چھوٹی بڑی ایک سو کے قریب کتابیں لکھیں۔ یہاں چند ایک مشہور کتابوں کے نام لکھنے پر اکتفا کروں گا۔

تفسیر واضح البیان (سورہ فاتحہ کی تفسیر)

تفسیر سورۃ کہف۔ شہادۃ القرآن (۲ جلد) تاریخ اہلحدیث، سیرت المصطفیٰ (۲ جلد) ریاض الحسنات، سراجا منیرا، احکام المرام باحیاء تاثر علماء الاسلام، اصلاح عرب، انارۃ المصابیح، فرقہ ناجیہ، خلافت راشدہ، امان الخائفین، انجرا التجیح عن قبر المسیح، عصمت النبی، عصمت ونبوت، ختم نبوت اور مرزائے قادیاں، کسر الصلاب، عصمت انبیاء۔

مولانا محمد ابراہیم میر نے ۱۲ جنوری ۱۹۰۶ء کو ۸۰ سال کی عمر میں سیالکوٹ میں انتقال کیا۔ مولانا حافظ عبداللہ محدث روپڑی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ راقم آثم کو بھی جنازہ میں شرکت کی سعادت حاصل ہے۔

اللھم اغفر له وارحمه ومثواه الجنة الفردوس

مولانا محمد یوسف انور کو صدمہ

مرکزی جمعیت اہلحدیث کے راہنما اور جامعہ مسجد اہلحدیث امین پور بازار فیصل آباد کے خطیب مولانا محمد یوسف انور کو گذشتہ دنوں یکے بعد دیگرے دو صدمات سے دوچار ہونا پڑا۔ جبکہ 29 رمضان المبارک کی رات ان کا بھتیجا اور چھوٹے بھائی محمد عبداللہ کا نوجوان بیٹا محمد عمران ٹریفک کے حادثہ میں جاں بحق ہو گیا اور 15 شوال جمعرات کو صبح ان کی والدہ قریباً نوے برس کی عمر میں انتقال کر گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ان کی نماز جنازہ اسی روز بعد نماز عشاء مولانا معین الدین لکھوی مدظلہ نے پڑھائی۔ جس میں تمام مکاتب فکر کے علماء وطلبہ اور تاجروں نے شرکت کی۔ مرحومہ ایک زاہدہ وعابدہ خاتون ہونے کے ساتھ ساتھ علماء وطلبہ کے ساتھ محبت اور مہمان نوازی کرنے والی تھیں۔ خصوصاً روپڑی اور لکھوی خاندانوں سے انہیں گہری عقیدت تھی۔ حافظ محمد لکھوی کی تصانیف زینت الاسلام اور احوال الآخرت کے اکثر حصے انہیں زبانی یاد تھے جو بچیوں کو سناتی رہتی تھیں۔

مرکزی جمعیت اہلحدیث اور اہل حدیث یوتھ فورس کے تمام قائدین اور ارکان نے اپنے اپنے تعزیتی اجلاسوں میں مرحومہ کیلئے مغفرت اور پسماندگان کیلئے صبر و حوصلہ کی دعائیں کیں۔ قارئین بھی اپنی خصوصی دعاؤں میں انہیں یاد رکھیں۔

حافظ خالد محمود

ناظم دفتر اہلحدیث یوتھ فورس فیصل آباد